بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
ربوہ
جلد ۳۸ / ۲۱ | ۳ شعبان ۱۴۰۴ھ | ۵ ہجرت ۱۳۶۳ ہش | ۵ مئی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۰۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

- ربوہ ۴ ہجرت / مئی : حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

زکام کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے، کمزوری بہت ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے آمین۔

میرے چچازاد بھائی عزیزم محمد اکرام الحق جتالہ صاحب جو کیلے فورنیا۔ امریکہ میں مقیم ہیں عارضۂ قلب میں مبتلاء ہو گئے ہیں۔ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

(عزیز احمد۔ ریٹائرڈ ناظر بیت المال)

لندن مشن کا پتہ:

16, GRESSEN HALL ROAD
LONDON SW-18 5QL
TEL: 01-874 6298.

ہمت و استقلال

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکی زندگی میں کس قدر مصائب اور مشکلات پیش آئے اگر کوئی اور ہوتا تو قریب تھا کہ خودکشی کر لیتا۔ مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت و استقلال میں ذرا بھی فرق نہیں آیا یہ قوت اور ہمت معجزہ ہے۔ خدا پر بھروسہ یہ سب سے بڑھ کر یا قوتی ہے۔ اس سے سب خوف اور تکان دور ہو جاتے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء۔ صـ ۱۲)

ایک ضروری گزارش
- دربارہ وقفِ جدید -

براہ کرم بچوں اور بچیوں کے چندہ وقف جدید کے ساتھ "دفتر اطفال" کا لفظ ضرور لکھا کریں ورنہ یہ رقم چندہ بالغان میں مدغم ہو جاتی ہے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

منظوم کلامِ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

دلبر کا ہے سہارا ورنہ فنا یہی ہے

ہم نے ہے جسکو مانا قادر ہے وہ توانا
اُسنے ہے کچھ دکھانا اُس سے رجا یہی ہے

بس اے مرے پیارو! عقبیٰ کو مت بسارو
اِس دیں کو پاؤ یارو بدر الدجیٰ یہی ہے

مَیں ہوں ستم رسیدہ اُن سے جو ہیں رمیدہ
شاہد ہے آبِ دیدہ واقف بڑا یہی ہے

مَیں دل کی کیا سناؤں کس کو یہ غم بتاؤں
دُکھ درد کے ہیں جھگڑے مجھ پر بلا یہی ہے

دیں کے غموں نے مارا اب دل ہے پارہ پارہ
دلبر کا ہے سہارا ورنہ فنا یہی ہے

ہم مر چکے ہیں غم سے کیا پوچھتے ہو ہم سے
اُس یار کی نظر میں شرطِ وفا یہی ہے

جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
دے شربتِ تلاقی حرص و ہوا یہی ہے

اے میرے یار جانی! خود کر تو مہربانی
ورنہ بلائے دنیا اک اژدھا یہی ہے

جلد آ مرے سہارے غم کے ہیں بوجھ بھارے
منہ مت چھپا پیارے میری دوا یہی ہے

ہم خاک میں ملے ہیں شاید ملے وہ دلبر
جیتا ہوں اس ہوس سے میری غذا یہی ہے

دنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیرا
معشوق ہے تو میرا عشقِ صفا یہی ہے

مشتِ غبار اپنا تیرے لئے اُڑایا
جب سے سُنا کہ شرطِ مہر و وفا یہی ہے

دلبر کا درد آیا حرفِ خودی مٹایا
جب مَیں مرا جلایا جامِ بقا یہی ہے

اِس عشق میں مصائب سَو سَو ہیں ہر قدم میں
پر کیا کروں کہ اس نے مجھ کو دیا یہی ہے

اے میرے یار جانی! کر خود ہی مہربانی
مت کہہ کہ لَنْ تَرَانِیْ تجھ سے رجا یہی ہے

(درثمین)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

روزنامہ
الفضل ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۔ ۳ شعبان ۱۴۰۴ھ
۔ ۵ ہجرت ۱۳۶۳ ہش

اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی نصائح

ہم قرآن مجید کی آیات اور آنحضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی رو سے اس امر کو تفصیل سے واضح کر چکے ہیں کہ ہر انسان کے لئے اپنے عمل و کردار کو صحیح خطوط پر استوار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے۔ یعنی اس امر کا جائزہ لیتا رہے کہ اس کی ہر حرکت و سکون اللہ تعالےٰ کے احکام کے مطابق ہے یا نہیں۔ نفس کا یہ محاسبہ اور اعمال و کردار کا یہ جائزہ اسے صحیح راہِ عمل پر گامزن رکھنے کا موجب ثابت ہوتا چلا جائے گا۔ آج اس ضمن میں ہم سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریرات اور ارشادات کی رو سے محاسبہ نفس کی اہمیت واضح کرنا چاہتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے اپنی قوتِ قدسیہ اور نہایت پُر اثر نصائح کے ذریعہ اپنے متبعین میں محاسبۂ نفس کی عادت کو ایسا راسخ کیا کہ ان کے لئے عمل و کردار کے مخصوص راستہ پر گامزن ہو کر تعلق باللہ میں ترقی کرنا قطعاً مشکل نہ رہا اور وہ حسب استعداد دیکھتے ہی دیکھتے اس میدان میں اوجِ کمال کو جا پہنچے۔ محاسبہ نفس کے تعلق میں آپ کے یہ مواعظ حسنہ اس قدر اثر و جذب میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ اگر قرآن مجید اور احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ ہم ان کا بھی مطالعہ کریں اور ان کے مالہٗ و ما علیہ پر غور کر کے خدا سے عمل کی توفیق چاہیں تو آج ہمارے لئے بھی اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ جادۂ عمل پر گامزن رہنا اور حقیقی عبودیت کی منزل کو پا لینا آسان ہی نہیں بلکہ بہت آسان ہو سکتا ہے۔ ذیل میں ہم آپ کے ان مواعظِ حسنہ کے بعض اقتباسات درج کرتے ہیں۔ آپ محاسبۂ نفس کی اہمیت کو ایک نہایت ہی لطیف مثال سے واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہر یک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۳)

آپ نے محاسبۂ نفس کی تلقین کے علاوہ اس امر پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ محاسبۂ نفس کا معیار کیا ہونا چاہیئے چنانچہ آپ نہایت پُر درد اور وجد آفریں انداز میں فرماتے ہیں:۔

"خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولےٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن گزارا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۱)

سو گویا تقویٰ اللہ اور اس کے زیر اثر محاسبۂ نفس کا معیار یہ ہے کہ ہر صبح رات کے بارہ میں اور ہر شام دن کے بارہ میں گواہی دے کہ ہمارا ایک ایک لمحہ نفس کا محاسبہ کرنے اور اس کی اصلاح کرنے میں بسر ہوا ہے اور کسی قسم اور کسی نوع کی بے راہ روی ہمارے قریب بھی نہیں پھٹکی ہے۔ اللہ! اللہ! محاسبۂ نفس کا کتنا ارفع و اعلیٰ معیار آپ نے پیش فرمایا ہے۔ اس میں کیا شک ہے جو بھی اس معیار پر پورا اترنے کی کوشش کرے گا وہ زندگی کے اصل مقصد کو پا لے گا اور بالآخر پورے شرح صدر سے کہہ سکے گا ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین۔

جیسا کہ ہم قبل ازیں واضح کر چکے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے محاسبۂ نفس سے غافل ہو کر خدا کو بھول جانے والوں کو اطاعت سے باہر نکلنے والے قرار دیا ہے اور انہیں بُرے انجام سے ڈرایا ہے اور دوسری طرف نفس کا محاسبہ کرنے والوں کو کامیابی کی بشارت دی ہے۔ چنانچہ آپ بھی اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(۱) "جو شخص دنیا سے دل نہ لگاوے اور اپنی حالت پر نظر کرے اور اپنے قصوروں کا تدارک چاہے خدا تعالےٰ اس کو بصیرت بخش دیتا ہے ورنہ کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ کا مصداق ہو جاتا ہے۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۷۳)

(۲) "اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ موردِ غضب الٰہی ہو گا۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

(۳) "ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے اگر ہماری جماعت بھی

(باقی دیکھیں)

فقر کی منزل کا اوّل قدم

اس جہاں میں خواہشِ آزادگی بے سود ہے
اک تری قیدِ محبت ہے جو کر دے رستگار

دل جو خالی ہو گدازِ عشق سے وہ دل ہے کیا
دل وہ ہے جس کو نہیں بے دلبرِ یکتا قرار

فقر کی منزل کا ہے اوّل قدم نفیٔ وجود
پس کرو اس نفس کو زیر و زبر از بہرِ یار

تلخ ہوتا ہے ثمر جب تک کہ ہو وہ ناتمام
اس طرح ایماں بھی ہے جب تک نہ ہو کامل پیار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۰۶ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فقیہ الفقہاء - رئیس التابعین

حضرت سعید بن المسیبؒ

مکرم عبد الماجد صاحب طاہر استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

آپ کا نام سعید بن المسیب، ابو محمد کنیت اور فقیہ الفقہاء لقب تھا۔ فقہ حدیث اور دیگر علوم دینیہ کے میدان میں اسلام کا یہ روشن ستارہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک کے تیسرے سال مدینہ منورہ کے افق پر چمکا۔ آپ کے والد محترم المسیب شرف صحبت سے مالامال تھے اور دوسرے صحابہؓ کے ساتھ تاریخ ساز بیعت الرضوان میں شریک تھے۔ اُن کا ذریعہ معاش تجارت تھا۔ آپ کے والد المسیب سے صرف سات احادیث مروی ہیں۔ ابو طالب کی وفات کی حدیث کے یہی راوی ہیں۔

آپ کے دادا حزن بھی ان خوش نصیبوں میں سے تھے جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پُر نور چہرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ وہ فتح مکہ کے مبارک موقع پر اسلام کی لازوال دولت سے مالا مال ہوئے جس کے بعد انہیں جنگ یمامہ میں بھی شریک ہونے کا موقع ملا۔

حضرت حزن ایک روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ کہنے لگے میرا نام حزن ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ نام بدل کر اپنا نام سہل رکھ لو (حزن کے معنی سخت زمین کے ہیں جس سے درشتی اور ناہمواری ٹپکتی ہے اور سہل نرم زمین کو کہتے ہیں اس میں رفق اور نرمی کی طرف اشارہ ہے) کہنے لگے اپنے باپ کے رکھے ہوئے نام کو بدلنا نہیں چاہتا نیز یہ بھی ہے کہ نرم کو ہر ایک دبا لیتا ہے اور بے آبرو کر ڈالتا ہے۔ سعید بیان کرتے ہیں شائد اس وجہ سے ہمارے خاندان میں خشونت اور درشتی پائی جاتی ہے۔

علم سے والہانہ عشق

حضرت سعید بن المسیبؒ نے اس مقدس بستی میں جنم لیا۔ جہاں چاروں طرف علم و معرفت کی شفاف ندیاں بہہ رہی تھیں اس لیے سن رشد کو پہنچتے ہی آپ کی تعلیم کا آغاز ہو گیا۔ اس راہ میں آپ نے اس قدر جفاکشی، محنت اور جانفشانی کا ثبوت دیا کہ اس کی نظیر آپ کے معاصرین میں شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتی ہے۔ ایک ایک حدیث کی طلب میں مسلسل کئی کئی دن اور رات سفر کے مصائب و شدائد کے سامنے سینہ سپر رہنا آپ کا معمول بن چکا تھا۔ آپ کو علم سے والہانہ عشق اور محبت تھی جو آپ کو کشاں کشاں مشرق و مغرب کی ہر مجلس علم میں پہنچا دیتی تھی۔ اور کلمہ حکمت سینہ میں محفوظ کرنے کے لیے ہر وقت بادیہ پیمائی اور صحرا نوردی پر آمادہ اور مستعد رکھتی تھی۔ چنانچہ اس طلب صادق کی بدولت آپ نے علم و فضل کی بلند و بالا چوٹیوں پر قدم رکھا کہ آپ کو بالاتفاق رئیس التابعین تسلیم کر لیا گیا۔ اور فقیہ الفقہاء کے عظیم الشان لقب سے ملقب ہوئے۔

آپ کی اس علمی برتری اور فضیلت کو دیکھ کر حضرت عبد اللہ بن عمرؓ جیسے جلیل القدر اور عظیم المرتبت صحابی اپنے تلامذہ سے اکثر فرمایا کرتے تھے۔

"اگر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پا لیتے تو آپؐ انہیں دیکھ کر خوش ہوتے۔"

(ابن خلکان جز ۱ ص ۲۰۶)

خود حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اپنے والد محترم کے بہت سے فیصلہ جات اور دیگر امور کے متعلق ان سے معلومات حاصل کرتے۔ ایک دفعہ آپ سے کسی نے مسئلہ پوچھا تو فرمایا سعید سے پوچھو اور پھر مجھے آکر اطلاع دو۔ اُس نے ایسا ہی کیا فرمانے لگے میں نے نہیں کہا تھا کہ یہ ایک نادرۂ روزگار عالم ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ کے فیصلہ جات کا جتنا علم انہیں تھا کسی دوسرے کو نہیں تھا۔ ایک موقعہ پر خود فرمایا:۔

"ما بقی أحد اعلم بکل قضاء قضاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکل قضاء قضاہ ابوبکر و کل قضاء قضاہ عمر و فی روایۃ وکل قضاء قضاہ عثمان منی"۔

(تہذیب التہذیب جز ۴ ص ۸۶)

حضرت عمرؓ کے فیصلہ جات اور احکام کے حفظ و ضبط کا جو اہتمام آپ نے کیا کسی دوسرے نے کم ہی کیا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو "راویۂ عمر" کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس قیمتی وجود کو ایک وفادار ذہن سے نوازا تھا۔ آپ کی یادداشت نہایت قوی اور حافظہ بڑا مضبوط تھا ایک دفعہ کی سُنی ہوئی بات دل میں اس طرح نقش ہو جاتی تھی جیسے پتھر پر لکیر۔ خود فرماتے ہیں:۔

"میں نے جو کچھ اپنے دل کے سپرد کیا اس نے اس میں میری کبھی خیانت نہیں کی۔"

(طبقات ابن سعد جز ۵ ص ۸۷)

اساتذہ و شیوخ

آپ اساتذہ کے انتخاب میں بے حد محتاط تھے۔ کسی ایسے آدمی سے روایت لینا پسند نہیں کرتے تھے جو بلحاظ اصول و ضوابط محدثین، پایۂ اعتبار سے گرا ہوا ہو۔ صرف اسی شخص کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرتے تھے جو حفظ، تقویٰ، قابل اعتبار ہونے اور انصاف پسندی میں اونچے مرتبہ پر فائز ہوتا تھا۔ یزید بن ابی مالک بیان کرتے ہیں۔

"ایک مرتبہ آپ نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی۔ میں نے پوچھا اے ابو محمد! یہ حدیث آپ نے کس سے لی ہے؟ فرمانے لگے اے شامی! اسے پڑھنے کی فکر کرو اور یہ مت پوچھو۔ ہم بجز قابل اعتبار راویوں کے اور کسی سے روایت نہیں لیتے۔"

(تہذیب التہذیب جز ۴ ص ۸۷)

چونکہ آپ کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے اس لیے بڑے بڑے جلیل القدر صحابہؓ اور صحابیاتؓ سے آپ کو شرف تلمذ حاصل ہے جن میں سے چند ایک کے اسماء خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابوذرؓ، حضرت ابو الدرداءؓ، حضرت حسان بن ثابتؓ، حضرت حکیم بن حزامؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت ابو قتادہؓ، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابو سعید الخدریؓ، والد محترم المسیبؓ۔ صحابیات میں سے حضرت عائشہؓ، حضرت ام سلمہؓ، حضرت ام سلیمؓ، حضرت اسماء بنت عمیسؓ، حضرت عمرہ بنت حکیم اور حضرت فاطمہ بنت قیسؓ وغیرہ سے آپ نے علم حاصل کیا۔

آپ کو جس قدر بلند پایہ اور برگزیدہ صحابہ کرام کی صحبت نصیب ہوئی اور جیسی جیسی یگانۂ روزگار اور مایۂ ناز ہستیوں کے شیریں چشموں سے سیراب ہوئے ویسا ہی آپ نے اپنی ہوش مندی، عالی ہمت اور ان تھک سعی و عمل سے اپنے آپ کو اس مقام رفیع کا مستحق ثابت کر دکھایا جس کا اہل درحقیقت ایسے حضرات کے فیض یافتہ کو ہونا چاہیئے تھا۔

علم کا بحر بیکراں

مسلسل جد و جہد اور دن رات کی سعی و عمل کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ علم کا ایک بحر بیکراں بن گئے آپ کے علمی تفوق، ریاضت و عبادت اور زہد و ورع کا سب نے اقرار کیا اور تو اور خود صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ تک آپ کے علم و فضل کے معترف اور مداح تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:۔

"انہ أحد العلماء - واللہ أحد المتقین"

(ابن خلکان جز ۱ ص ۲۰۶)

فقیہ شام امام مکحولؒ طلب علم کے لیے اپنی کاوشوں کو سمیٹتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"میں طلب علم کے لیے دنیا میں پھرا مگر سعید بن المسیب سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں دیکھا۔"

حضرت قتادہ نے آپ کی علمی فضیلت کا اقرار ان الفاظ میں کیا۔

"میں نے امام حسن بصری کا دوسرے علماء سے موازنہ کیا تو انہیں علم میں سب سے بڑھا ہوا پایا مگر اس قدر تبحر علم کے باوجود جب انہیں علمی مشکلات پیش آتیں تو اس کے حل کے لیے سعید بن المسیب کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔"

امام علی ابن مدینی فرماتے ہیں۔

تابعین میں سے میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جس کا علم سعید بن مسیب جتنا وسیع ہو آپ میرے نزدیک تابعین میں ایک جلیل القدر شخصیت کے مالک ہیں، جب آپ فرما دیں کہ سنت اس طرح ہے تو یہ اس کی ضمانت کے لیے کافی ہے۔

(البدایہ والنہایۃ جز ۹ ص ۹۹)

میمون بن مہران کا بیان ہے، میں جب مدینہ منورہ آیا اور وہاں کے سب سے بڑے عالم کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے مجھے حضرت سعید بن المسیب کے گھر کا راستہ بتایا۔

اسی طرح امام ابو حاتم فرماتے ہیں۔

"تابعین میں آپ سے بڑھ کر کوئی سمجھدار نہیں۔ آپ حضرت ابو ہریرہؓ کی احادیث تمام تابعین سے بڑھ کر صحیح بیان کرتے تھے آپ حضرت ابو ہریرہؓ کے داماد بھی تھے۔"

حافظ ذہبی لکھتے ہیں:۔

"کان وسیع العلم وافر الحرمۃ متین الدیانۃ قوالاً بالحق فقیہ النفس"۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ ص ۵۱)

علم میں وسعت، بے پناہ احترام، دیانت میں پختگی، حق کا برملا اعلان اور فقاہت نفس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کے ممتاز اوصاف تھے۔ سعید علم کے ایک ایسے بحر بیکراں تھے جس کا کنارہ دور دور تک نظر نہ آتا تھا۔ تابعین غلام اور تبع تابعین کے لیے آپ کا حلقہ درس آخری درس گاہ تھا جس سے تشنگی بجھائے بغیر وہ اپنے سرمایہ علم میں کمی محسوس کیا کرتے تھے۔

تفسیر القرآن

تفسیر قرآن میں آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ ابن العماد حنبلی لکھتے ہیں:۔

"ھو من فقھاء المدینۃ جمع بین الحدیث والتفسیر والفقہ والورع والعبادۃ"

آپ تفسیر بالرائے سے اجتناب کرتے تھے۔ یحییٰ بن سعید سے مروی ہے، آپ سے کتاب اللہ کی تفسیر دریافت کی گئی تو فرمایا میں قرآن میں اپنی رائے سے کچھ نہیں کہتا۔

(طبقات ابن سعد ص۱۶۴)

اس احتیاط کی وجہ سے آپ کو بحیثیت مفسر وہ شہرت اور ناموری حاصل نہیں ہو سکی جو محدث اور فقیہ ہونے کی وجہ سے حاصل تھی۔

حدیث نبوی

علم حدیث آپ کا وہ مخصوص فن ہے جس کی تحصیل اور پھر تدریس و تعلیم میں آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ وقف رہا۔ اس فن میں آپ کو وہ درک حاصل تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جیسے وسیع العلم صحابی بہت سی چیزوں کے حل میں آپ کی طرف رجوع فرمایا کرتے تھے اور اپنے تلامذہ کو ان سے استفادہ کی تلقین کیا کرتے تھے۔

آپ کی نظر میں سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قدر اہتمام تھا کہ بیماری کی حالت میں بھی لیٹے لیٹے حدیث بیان کرنا خلاف ادب سمجھتے تھے۔ اگر ضرورت ہوتی تو بہ ہزار دقت بیٹھ کر ہی بیان فرماتے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ بیمار تھے کسی نے آپ سے ایک حدیث سے متعلق سوال کیا بڑی مشکل سے اٹھے حدیث بیان کی اور پھر لیٹ گئے۔ سائل نے کہا حضرت اتنی تکلیف کی حاجت نہیں تھی۔ آپ لیٹے لیٹے بیان فرما دیتے۔ فرمانے لگے مجھے یہ بات سخت ناپسند ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث لیٹ کر بیان کروں۔"

(البدایہ والنہایہ جز ۹ ص۱۰۰)

فقہ

فقہ میں آپ کو بہت بلند مقام حاصل تھا اس فن میں آپ کی مجتہدانہ استعداد اور مہارت کا اندازہ کرنے کے لیے یہی بتانا کافی ہے کہ آپ مدینہ منورہ کے شہرۂ آفاق فقہائے سبعہ کے رئیس تھے۔ جن پر اس دور میں اور بعد کے ادوار میں بھی فقہ اسلامی کا انحصار رہا۔ اسی لیے آپ کو فقیہ الفقہاء کہا جاتا ہے۔

امام اوزاعیؒ جو خود بہت بڑے فقیہ تھے فرماتے ہیں:۔

"کسی نے امام ابن شہاب الزہریؒ اور امام مکحولؒ سے پوچھا کہ جن فقہاء سے آپ کو ملنے اور استفادہ کرنے کا اتفاق ہوا ہے ان میں سب سے بڑا فقیہ کون ہے؟ دونوں بیک زبان بولے ہم نے سعید سے بڑا فقیہ کوئی نہیں دیکھا۔"

(البدایہ والنہایہ جلد ۹ ص۱۰۰)

امام زہری بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن ثعلبہ نے کہا کہ اگر علم فقہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو سعید بن المسیب کا دامن پکڑو۔ اسی طرح امام ابن حبان رقمطراز ہیں کہ آپ فقہ، دین، تورع عبادت اور جملہ فضائل میں تابعین کے رئیس تھے اور فقہائے حجاز میں آپ کا مقام سب سے اونچا تھا۔ (تہذیب التہذیب جز ۴ ص۸۴-۸۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چار صحابہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے انتقال کے بعد تمام اسلامی شہروں میں علم فقہ پر موالی چھا گئے۔ چنانچہ مکہ میں عطاء، یمن میں طاؤس یمامہ میں یحییٰ بن ابی کثیر، بصرہ میں حسن بصری، کوفہ میں ابراہیم نخعی، شام میں مکحول اور خراسان میں عطاء خراسانی مسند فقہ پر رونق افروز ہوئے۔ صرف مدینۃ النبیؐ میں یہ اعزاز قریشی مسلمہ امام حضرت سعید بن المسیب کے حصہ میں آیا۔

افتاء

علوم شریعت اور فقہ اسلامی میں عمیق دسترس اور کامل مہارت کو دیکھ کر لوگ پیش آمدہ مسائل میں فتوے طلب کرنے کے لیے آپ کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ آپ نے عظیم المرتبت اور جلیل القدر صحابہؓ کی موجودگی میں فتویٰ دینا شروع کر دیا تھا جسے بڑا مستند اور لائق اعتماد سمجھا جاتا تھا۔

ابن سعدؒ لکھتے ہیں

"کان رأس من المدینۃ فی دھرہ والمقدم علیھم فی الفتویٰ"

(طبقات ابن سعد جزء ۵ ص۹۰)

آپ اپنے زمانے میں اہل مدینہ کے رئیس اور شعبہ افتاء میں ان سب پر مقدم تھے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز آپ کو بڑی عزت و احترام سے دیکھتے تھے۔ ایک دفعہ کوئی مسئلہ دریافت کرنے کے لیے کسی شخص کو آپ کی خدمت میں بھیجا وہ آپ کو بلا لایا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز دیکھتے ہی فرمانے لگے۔ کہ میں نے آپ کو یہاں آنے کی تکلیف نہیں دی تھی۔ یہ قاصد سے غلطی ہوئی ہے میں نے تو صرف آپ سے مسئلہ دریافت کرنے کے لیے کہا تھا یہی حضرت عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے۔

"مدینہ منورہ کا ہر عالم اپنا علم لے کر میرے پاس آتا ہے مگر سعید بن المسیب کبھی نہیں آئے۔ میں ان کے علم کو اپنے پاس لانے کی خود سعی کرتا ہوں۔"

(طبقات ابن سعد جزء ۵ ص۵۰)

سعید! ایک مُعبّر

علوم شریعت میں تفوق و برتری کے ساتھ ساتھ علم تعبیر رؤیا میں آپ کو کافی درک حاصل تھا۔ خواب کا ایسا محیر العقول مطلب بیان کرتے تھے کہ بظاہر اس میں اور خواب میں کوئی وجہ مطابقت نظر نہ آتی تھی۔ مگر تعبیر وہی ظاہر ہوتی جو آپ بیان فرماتے تھے۔

یہاں چند خواب اور ان کی تعبیرات کا ذکر قارئین کے لیے خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

۱۔ ایک شخص نے آپ سے کہا میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے ہی ہاتھ میں پیشاب کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا خدا سے ڈرو تمہارے نکاح میں کوئی ایسی عورت ہے جس سے تمہارا نکاح کسی صورت میں جائز نہیں۔ تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ واقعی اس کے نکاح میں ایسی عورت تھی جو دودھ شریک ہونے کی وجہ سے اس پر حرام تھی

(طبقات ابن سعد جز ۲ ص۹۲)

۲۔ کسی نے پوچھا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک سفید کبوتری مسجد کے کنگرے پر بیٹھی ہے اور اس پر ایک باز جھپٹا اور پنجوں میں دبوچ کر اڑ گیا۔ اس پر فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ حجاج بن یوسف، عبداللہ بن جعفر کی بیٹی سے شادی کرے گا۔

چنانچہ جب حجاج نے اسی لڑکی سے شادی کر لی تو کسی نے امام صاحب سے پوچھا کہ آپ نے اس خواب سے یہ نتیجہ کیسے نکالا۔ فرمانے لگے سفید کبوتری سے حسین و جمیل عورت مراد ہے اور اور کنگرے سے شرافت نسب مراد ہے میں نے مدینہ میں عبداللہ بن جعفر کی بیٹی سے زیادہ حسین اور شریف النسب کوئی عورت نہیں دیکھی اور باز سے ظالم بادشاہ مراد ہے اور حجاج سے بڑھ کر زیادہ ظالم کوئی دیکھنے میں نہیں آیا۔

(شذرات الذہب جز ۱ ص۱۰۶)

۳۔ ایک شخص نے عرض کی کہ میں نے نیند میں اپنے آپ کو آگ میں گھستے دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر یہ صحیح ہے تو تم سمندر میں داخل ہو گے اور تمہاری موت بذریعہ قتل ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اسے سمندر میں صفر میں آیا جس سے وہ بمشکل بچا اور بالآخر قدیر کی جنگ میں مارا گیا۔

(شذرات الذہب جز ۱ ص۱۰۶)

۴۔ ایک شخص نے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں نے عبدالمالک کو منہ کے بل گرا کر اس کی پیٹھ میں چار میخیں ٹھونک دی ہیں آپ نے فرمایا یہ خواب تم نے نہیں دیکھا وہ بولا کیوں نہیں۔ میں نے ہی دیکھا ہے۔ آپ نے کہا جب تک سچ نہیں کہو گے میں اس کی تعبیر نہیں بتاؤں گا۔ کہنے لگا یہ عبداللہ بن زبیر نے دیکھا ہے اور اسی نے مجھے تعبیر پوچھنے کے لیے بھیجا ہے فرمانے لگے اگر ان کا یہ خواب درست ہے تو عبدالمالک انہیں قتل کر دے گا اور اس کی پشت سے چار خلیفے پیدا ہوں گے۔

(طبقات ابن سعد جز ۵ ص۹۱)

(باقی)

نئی پود کی تربیت

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تربیت کی ذمہ داری بچوں پر نہیں ڈالی جا سکتی اور نہ نوجوانوں پر ڈالی جا سکتی ہے۔ یہ کام بڑوں کا ہے۔ یعنی عمر میں اور تجربہ میں ثقہ اور سلجھی ہوئی طبیعتوں والے انصار کا یہ فرض ہے کہ وہ تربیت کی طرف توجہ دیں۔"

(بحوالہ الفضل ۲۱ فروری ۱۹۷۵ء)

اس اہم ذمہ داری کی طرف توجہ مرکوز رکھنے کے لئے ہمارے عہد میں بھی یہ بات شامل کی گئی کہ ہم اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ قدرت ثانیہ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہیں گے تو ہر بھائی جائزہ لے کر سال رواں میں اس نئی پود کو

(۱) نماز باجماعت اور قرآن مجید پڑھنے۔

(۲) حضور ایدہ اللہ کو خطوط لکھنے۔

(۳) اخلاق فاضلہ پیدا کرنے کی طرف توجہ دلانے کے لئے

اپنے نیک نمونہ اور زبانی وعظ و نصیحت یا درس و تدریس سے کام لیا ہے؟ اگر اس سلسلہ میں کچھ کمی رہ گئی ہو تو فوراً اس کی تلافی فرمائی جائے۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یکے از مطالباتِ تحریکِ جدید:

اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت

مکرم لطیف احمد صاحب جاوید، اسلام آباد

تحریک جدید کا سولہواں مطالبہ یہ ہے کہ ہر احمدی اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالے۔ اس ارشاد میں کئی حکمتیں پوشیدہ ہیں لیکن انھیں جاننے سے پہلے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ اس سے مراد کیا ہے۔ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے خطبات وارشادات سے ثابت ہوتا ہے کہ بنیادی طور پر آپ کے سامنے مندرجہ ذیل تین نکات تھے:-

اوّل: یہ کہ ہر احمدی اپنی روزمرہ زندگی کے کام جو وہ کر سکتا ہو خود کرے یعنی کپڑے دھونا، جوتے پالش کرنا، کپڑے استری کرنا وغیرہ۔

دوسرے یہ کہ جو معاشرہ میں اعلیٰ طبقہ تصور کیا جاتا ہے یعنی امراء وفضلاء وغیرہ۔ وہ خود اور ان کی اولادیں وقارِ عمل کے مواقع پر مٹی ڈھونا۔ نالیاں وگلیاں صاف کرنا۔ کسّی چلانا وغیرہ کام کریں تاکہ ثابت ہو کہ ہمیں ایسا کام کرنے میں کوئی عار نہیں جو ہمارے دوسرے بھائی کرتے ہیں۔

تیسرے یہ کہ جماعت کے لوگ ہر وہ پیشہ اختیار کریں جو معاشرہ میں گھٹیا سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً ترکھان، لوہار وغیرہ تاکہ دنیا پر ثابت ہو کہ کوئی بھی پیشہ گھٹیا نہیں ہوتا۔ ہر پیشہ اور پیشہ ور معاشرہ کے لئے ناگزیر ہے۔ اپنے خطبہ فرمودہ ۲۴ فروری ۱۹۳۴ء (شائع شدہ مشعلِ راہ صفحہ ۱۴۱) میں آپ نے اس پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ دوستوں کو مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اس مطالبہ کے کئی پہلو ہیں جن میں سے بعض کا ذکر کرتا ہوں۔

جسمانی پہلو:

جسمانی نقطۂ نگاہ سے دیکھا گیا ہے کہ جو انسان اپنے کام خود کرنے کا عادی نہیں ہوتا اس میں حد درجہ سستی وکاہلی پائی جاتی ہے۔ انسانی جسم واعضا کی زندگی کا راز متحرک رہنے میں ہے۔ اور رک جانے کا نام موت ہے۔ جو اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کے عادی نہیں ہوتے ان کے قویٰ کی اکثر خصوصیات ختم ہو جاتی ہیں اس لئے اعصابی امراض میں ڈاکٹر صاحبان متاثرہ عضو کی ورزش کی ہدایت کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر وقت سستی وکاہلی کا چھائے رہنا۔ انفرادی وقومی ترقی میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ ایک دفعہ آپؓ نے دیکھا کہ ایک مسلمان سر نیہوڑائے۔ ڈھیلا ڈھیلا سا چلا آرہا ہے۔ آپؓ نے اس کی ٹھوڑی پر ٹھوکا مار کر اس کا سر اوپر اٹھایا اور فرمایا:-

"کیا اسلام مر گیا جو یہ حالت بنا رکھی ہے۔"

گویا آپ ہر فرد کو چست اور چاق وچوبند دیکھنا چاہتے تھے اور یہ تبھی ممکن ہے کہ لوگ سستی چھوڑ کر اپنے کام خود کرنے کی عادت ڈالیں۔

معاشی پہلو:

آج کی مادی دنیا میں بچت کی اہمیت ایک مسلّمہ حقیقت بن چکی ہے۔ آج ساری دنیا میں انفرادی واجتماعی سطح پر بچت کرنے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ ہر وہ شخص جو اپنے چھوٹے چھوٹے کام بھی اجرت پر کرواتا ہے وہ اپنے مال کا ضیاع کر رہا ہے اور پھر اس میں اسراف کا پہلو بھی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے متعلق قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وہ اسراف کرنے والے نہیں ہوتے۔

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب فرماتے ہیں کہ اس سے جماعت کو بھی بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ فرمایا:-

"اگر ہم جماعت میں کام کرنے کی روح پیدا کر دیں تو جماعت کا ۲۵ فیصدی بوجھ اتر سکتا ہے۔ اور جب وہ دنیا میں مفید کام کرنے لگ جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ مزید ۲۵ فیصدی بوجھ اتر سکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۔ ۴ جنوری ۱۹۳۴ء)

اخلاقی پہلو:

اردو زبان کا ایک محاورہ ہے کہ:-

"بیکار سے بیگار بھلی"

یعنی کسی حال میں بھی فارغ نہ رہو۔ یقینی بات ہے کہ جو لوگ اپنے کام خود نہیں کرتے ان کے پاس بہت سا فالتو وقت بچ رہتا ہے جسے وہ فضول محفلوں میں بیٹھ کر گزارتے ہیں۔ ایسی بیکار محفلوں سے ہی گپ بازی، نشہ بازی اور ضیاعِ اوقات کی عادت پڑ جاتی ہے اور کئی دوسری معاشرتی برائیاں بھی جنم لیتی ہیں۔ غیبت چغلی، عیب جوئی جیسی بداخلاقیاں فارغ ذہن بڑی آسانی سے اپنا لیتا ہے۔ انگریزی میں اس کے لئے ایک نہایت موزوں محاورہ ہے:-

"AN IDLE BRAIN IS DEVIL'S WORK-SHOP"

یعنی بیکار ذہن شیطان کی کارگر ہوتی ہے۔ لیکن جو لوگ خود اپنے کام کرنے کے عادی ہوں ان کے پاس ایسی محفلیں جمانے کے لئے وقت کہاں؟

روحانی پہلو:

اصلاحِ نفس انسان کا عظیم مقصود ومطلوب ہے اس کے لئے نوافل، تہجد وروزہ اور دیگر ریاضتیں بھی فرائض عبادت کے علاوہ ادا کرنا پڑتی ہیں۔ یہ سب ایسے امور ہیں جن کا انسان کی ذات سے تعلق ہے۔ دوسرے لوگ یا ملازم ان کے لئے صوم وصلوٰۃ اور نوافل ادا نہیں کر سکتے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"لیس للانسان الا ما سعیٰ"

یعنی انسان وہی کچھ پائے گا جس کی وہ کوشش کرے گا۔ لیکن ایسے لوگ جو اپنے روزمرہ کے معمولی کام بھی خود نہیں کرتے۔ وہ ایسی ریاضتیں کیونکر بجا لائیں گے۔ جو ان کی اصلاحِ نفس کا باعث بنیں۔

نفسیاتی پہلو:

انسانی ذات کی تعمیر وترقی اور دنیاوی کاموں میں کامیابی کا انحصار خود اعتمادی ومستقل مزاجی پر ہے۔ جو انسان معمولی معمولی معاملات میں دوسروں پر انحصار کرتا ہو اور دوسروں کا دست نگر ہو۔ قدم قدم پر اپنے کاموں کے لئے دوسروں سے سوال کر رہا ہو۔ اس میں خود اعتمادی کہاں سے آجائے گی۔ یقیناً اس میں یہ جوہر پیدا نہیں ہو سکے گا۔ اسی لئے احادیثِ نبوی میں سوال کرنے کو اچھا قرار نہیں دیا گیا۔

معاشرتی پہلو:

معاشرہ میں اپنے کام خود کرنے والوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے کسی شخصیت کی سوانح عمری میں یہ بات فخر سے لکھی جاتی ہے کہ وہ فلاں فلاں کام خود اپنے ہاتھ سے کیا کرتے تھے۔ یعنی کپڑے دھونا۔ سینا۔ جوتے پالش کرنا وغیرہ۔ لیکن یہ بات کبھی بھی قابلِ فخر نہیں سمجھی گئی۔ کہ فلاں شخص ہر کام اپنے ملازموں سے کرواتا تھا۔ ایک دن ملازم نہیں تھا کہ کپڑے استری کر کے دیتا لہٰذا اس دن وہ دفتر بھی نہیں گیا۔ پس معاشرہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے والوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ حضرت بانی تحریک جدید فرماتے ہیں:-

"جو شخص کام کرتا ہے وہ عزت کا مستحق ہے اور جو کام نہیں کرتا بلکہ نکما رہتا ہے وہ اپنی قوم اور اپنے خاندان کے لئے عار اور ننگ کا موجب ہے اور یہ کہ معمولی دولت مند یا زمیندار تو الگ رہے اگر بادشاہ یا شہنشاہ کا بیٹا بھی نکما رہتا ہے تو وہ بھی اپنی قوم اور اپنے خاندان کے لئے عار کا موجب ہے اور اس چمار کے بیٹے سے بدتر ہے جو کام کرتا ہے۔"

(مشعلِ راہ صفحہ ۱۴۲)

مذہبی پہلو:

مذہبی نکتہ نگاہ سے بھی ضروری ہے کہ انسان جو اپنے کام کر سکتا ہے خود کرے ان کے لئے ملازم نہ رکھے۔ کیونکہ جو ایسا کرتا ہے یعنی بلا ضرورت ملازم رکھتا ہے وہ طبقاتی معاشرہ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور غلامی کو خواہ مخواہ رواج دیتا ہے جبکہ اسلام ان دونوں کی مذمت کرتا ہے قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی ایسے لوگوں کے متعلق فرماتے ہیں:-

"یہی لوگ ہیں جو غلامی کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ بلکہ ان کا وجود غلامی کا منبع ہے اور دنیا میں ان کے ذریعہ غلامی اس طرح پھیلی ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ دنیا کی حالت ایسی رہے کہ ایک طبقہ ایسے لوگوں کا رہے جو ان کی خدمت کرتے رہیں۔"

(مشعلِ راہ صفحہ ۱۴۲)

فطرتی پہلو:

جب ہم قواعدِ فطرت کی رو سے اس پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غور کرتے ہیں تو اس کی اہمیت اور زیادہ کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ وہ یوں کہ ہر شے میں اپنے وجود کو قائم رکھنے کے لئے ایک قوت پائی جاتی ہے۔ جسے قوت مدافعت کہتے ہیں۔ اس قوت کو بڑھانا یا بیدار کرنا اس کے اپنے بس میں ہے۔ ورزش کرنے، حفظانِ صحت کے اصولوں کی پابندی کرنے، مناسب غذا استعمال کرنے، موزوں علاج و پرہیز کرنے سے انسان کی قوتِ مدافعت بڑھ جاتی ہے۔ کیا یہ سوچا بھی جاسکتا ہے کہ یہ سب کام زید کرے اور اس کا تمام فائدہ بکر کو ہو۔ اگر یہ ممکن نہیں تو خود اپنے ہاتھ پاؤں چلائے رکھنے کی اہمیت واضح ہوگئی۔ بیماریوں اور دشمنوں کے خلاف قوت حاصل کرنے اور اپنے وجود کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان خود ہاتھ ہلاتا رہے۔ پس ثابت ہوا کہ فطرت بھی اس مطالبہ کی موید ہے۔

یہ مضمون نامکمل ہوگا۔ اگر دو امکانی سوالات کے جوابات نہ دیئے جائیں:۔

- اوّل یہ کہ پھر ملازمین کیوں رکھے جاتے ہیں؟
- دوم یہ کہ بعض کام معاشرہ میں گھٹیا سمجھے جاتے ہیں انہیں ہم خود کیوں کریں؟

پہلے سوال کے جواب کے سلسلہ میں عرض ہے کہ ملازمین ان افراد کے ساتھ بطور معاون و مددگار کام کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ جو اپنی روزمرہ کی ذمہ داریاں شبانہ روز کے محدود اوقات میں خود ادا نہیں کرسکتے۔ یا خود کوئی کام کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ مثلاً ہر آدمی چپراسی نہیں لگا سکتا۔ اسی لئے وہ ملازمین کو گھر کا فرد قرار دیتا ہے اور انہیں وہی کچھ کھانے اور پہننے کا حکم دیتا ہے جو اُن کے آقا خود کھاتے یا پہنتے ہیں۔ اور ان کی عزتِ نفس کا بھی پورا پورا خیال رکھتا ہے۔ گویا دین انہیں گھٹیا تصور نہیں کرتا۔

دوسرے سوال کا مختصر جواب یہ ہے کہ یہ بگڑا ہوا معاشرتی تصور ہے کہ کوئی کام گھٹیا بھی ہوتا ہے۔ یہ کام کا یا کام کی نوعیت کا نہیں۔ معاشرتی سوچ کا قصور ہے۔ کام سے انکار کرنے کی بجائے اس بگڑی ہوئی سوچ کو صحیح کرنے کی ضرورت ہے ایسے اعتراضات وہی لوگ کرتے ہیں جو مختلف پیشوں کی حقیقت، بنیاد اور فلاسفی کو نہیں سمجھتے۔ عمرانی نقطۂ نگاہ سے جب انسانی معاشرہ وجود میں آیا تو اس کی ضروریات اور احتیاجات بھی بڑھ گئیں۔ مثلاً خوراک۔ لباس، حفاظت۔ صحت، تزئین و تعمیر وغیرہ۔ یہ ہر فرد کی انفرادی ضروریات بھی تھیں اس طرح مختلف لوگوں نے مختلف کام اپنے ذمہ لے لئے۔ یوں معاشرہ کے افراد بالترتیب کاشتکار۔ جولاہے فوجی، ڈاکٹر۔ مصور اور معمار وغیرہ بنتے چلے گئے۔ کون فیصلہ کرسکتا تھا کہ کون سا کام معاشرہ کے لئے ضروری ہے اور کون سا غیر ضروری۔

پس جب ہر کام کا سرانجام پانا ضروری تھا اور ہے تو اس کام کو سرانجام دینے والا شخص گھٹیا اور کمین کیسے بن گیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ گھٹیا پیشوں یا ذاتوں کے لوگوں میں کچھ نیچ صفات پائی جاتی ہیں۔ یوں وہ اس پیشہ کو بھی گھٹیا خیال کرتے ہیں اوّل تو مشاہدہ اس کے خلاف ہے۔ دنیا کی کئی معروف شخصیتیں ان لوگوں سے پیدا ہوئیں جو کمین کہلاتی تھیں۔ دیگر اگر اکا دکا ایسے واقعات ہیں بھی تو یہ بھی معاشرہ کا قصور ہے۔ کیونکہ معاشرہ میں انہیں نیچ گھٹیا اور کمین سمجھا جاتا ہے اور کئی نسلوں تک ان سے یہی سلوک روا رکھا گیا ہے۔ یوں ان میں احساسِ کمتری کا پیدا ہونا اور ایسی صفات کا در آنا بعید از قیاس نہیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"بچے کو بد صفات سے نہ پکارو ورنہ فرشتے بچے میں ایسی ہی صفات پیدا کردیں گے۔"

گویا نفسیاتی طور پر ایسا ممکن ہے۔

غرض حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے ساتھیوں کی زندگیوں کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے گھر کے اکثر کام بلکہ مہمان نوازی تک خود کیا کرتے تھے اور یہی روح قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثانی جماعت احمدیہ میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔"

اعانتِ الفضل

محترمہ بشریٰ الیاس صاحبہ اہلیہ مکرم الیاس چوہدری صاحب مقیم کینیڈا نے اپنی پہلی بچی کی پیدائش کی خوشی میں (۱۰۵۲۶) روپے برائے اعانتِ الفضل بھجوائے ہیں جزاہا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

احباب سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین!

(منیجر الفضل)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے محض زبانی دعویٰ کرتی ہے تو وہ غنی ہے پرواہ نہیں کرتا ..... پس ہمیشہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

سیدنا حضرت اقدس کی تحریرات اور فرمودات کے ان اقتباسات سے بھی ظاہر ہے کہ صحیح راہِ عمل پر گامزن رہنے اور زندگی کے حقیقی مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے محاسبۂ نفس کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس کے بغیر کوئی جماعت اور کوئی قوم دنیا میں کبھی ترقی نہیں کرسکتی۔

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچائیے!

جماعتی عہدیداروں کی ذمہ داری

الفضل تمام جماعتی اداروں کا واحد مشترکہ پرچہ ہے۔ اس لئے ہر ذیلی تنظیم اور جماعتی تنظیم پر اس کی اشاعت بڑھانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میں ہر عہدیدار کی خدمت میں ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچانے کے کٹھن کام میں ادارہ الفضل کی مدد کریں۔ آپ کی مدد کے بغیر یہ کام نہیں ہوسکتا۔ اللہ آپ کو جزاء دے اور اپنے امام کی خوشی کے وارث ہوں۔ آمین

(منیجر الفضل)

اعلانِ نکاح و تقریبِ شادی

میرے بھائی مکرم چوہدری بشیر احمد تارڑ ولد چوہدری نذیر احمد تارڑ کا نکاح مکرمہ قیصرہ حیات بنت چوہدری محمد حیات صاحب مرحوم (مانگٹ اونچے) سے مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے ۱۵ دسمبر بعد نماز عصر "البیت المبارک" میں پڑھا۔ ازراہِ شفقت و احسان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس دوران تشریف فرما رہے۔ اور دعا میں شرکت فرمائی۔ ۱۳ اپریل ۱۹۸۴ء بروز جمعہ شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔ بارات کوٹ تارڑ سے مانگٹ اونچے گئی۔ اسی روز شام کو واپس آگئی۔ اگلے روز چوہدری نذیر احمد صاحب تارڑ نے اپنے مکان پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شمولیت اختیار کی۔

احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین!

(رخسانہ خانم محلہ دارالرحمت شرقی الف ربوہ)

ولادت

- میرے بیٹے عزیزم شبیر احمد ناصر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۸۳ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک! حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بچی کا نام مبشرہ سلطانہ تجویز فرمایا ہے۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نومولودہ کو ہمارے لئے قرۃ العین بنائے۔ اور صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

(سید عبدالسلام معلم جماعت احمدیہ دستگیر سوسائٹی۔ کراچی ۳۸)

- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیزم مکرم ناصر الدین خالد کو دو لڑکیوں کے بعد ۲۰ مارچ ۱۹۸۴ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ! حضور پرنور نے بچے کا نام ازراہِ شفقت "صلاح الدین فاتح" تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضلوں سے عزیز صلاح الدین فاتح سلمہٗ کو لمبی عمر صحت و سلامتی سے نوازے۔ نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(لعل دین صدیقی۔ محلہ دارالنصر غربی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست معطی حضرات برائے تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ

قسط نمبر ۱۴

۱۔ مکرمہ حسین بی بی صاحبہ مرحومہ منجانب پسر ملک علی محمد صاحب زعیم انصار اللہ کھوکھر غربی ضلع گجرات : ۳۰۰ روپے

۲۔ مکرم بشیر احمد صاحب ولد ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بری منزل دارالفکر غربی ربوہ : ۳۰۰ "

۳۔ " ملک برکت علی صاحب مرحوم منجانب ملک محمد افضل صاحب واہ کینٹ : ۳۰۰ "

۴۔ " ٹھیکیدار شریف احمد صاحب صدر حلقہ مصری شاہ لاہور : ۳۰۰ "

۵۔ " محمود احمد صاحب ابن دارالصدر شمالی ربوہ : ۳۰۰ "

۶۔ مکرمہ محمدی بی بی صاحبہ زوجہ محمد صادق صاحب ٹھوال چک ۹۵ ج ب گمبری ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ : ۳۱۰ "

۷۔ مجلس انصار اللہ دارالرحمت وسطی ربوہ بذریعہ مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب زعیم حلقہ : ۲۰۰ "

۸۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی ایگریکلچر نائب ناظر زراعت دارالبرکات ربوہ : ۳۰۰ "

۹۔ " چوہدری بشیر احمد صاحب ولد برکت علی صاحب جمالپور ضلع نواب شاہ : ۳۰۰ "

۱۰۔ " " نثار احمد صاحب " چوہدری رستم علی صاحب " " : ۳۰۰ "

۱۱۔ " " محمد ابراہیم صاحب " حاجی جمال دین صاحب " " : ۳۰۰ "

۱۲۔ " مسعود احمد دہلوی صاحب مدیر الفضل ابن محمد حسین صاحب آصان دہلوی دارالرحمت غربی ربوہ : ۳۰۰ "

۱۳۔ " سید محمد صاحب چک نمبر ۷۵/۲۲ ضلع شیخوپورہ : ۳۱۳ "

۱۴۔ " چوہدری ابراہیم صاحب گجراتی دارالبرکات ربوہ : ۵۰۰ "

۱۵۔ " اسد محمود گوندل صاحب گوجرانوالہ شہر : ۳۰۰ "

۱۶۔ " انور حسین صاحب منجانب عبدالکریم خان صاحب حلقہ سوسائٹی کراچی : ۵۰۰ "

۱۷۔ " چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر " " " : ۳۰۰ "

۱۸۔ مکرمہ امۃ الحفیظ شوکت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر حلقہ سوسائٹی کراچی : ۳۰۰ "

۱۹۔ مکرم ڈاکٹر احسان الحق صاحب " " " : ۱۰۰۰ "

۲۰۔ " سید تاصر ارتضےٰ علی صاحب " " " : ۵۰۰ "

۲۱۔ " سیٹھ منیر احمد صاحب " " " : ۵۰۰ "

۲۲۔ " " محبوب علی صاحب مرحوم منجانب پسر سیٹھ منیر احمد صاحب " " " : ۵۰۰ "

۲۳۔ " خورشید احمد ذکی صاحب " " " : ۱۰۰۰ "

۲۴۔ " نعیم احمد خان صاحب ناظم مجلس انصار اللہ اضلاع " " " : ۵۰۰ "

۲۵۔ " میاں حاجی رشید احمد صاحب گوندل مرحوم کوٹ مومن منجانب پسر " چوہدری محمد ارشد صاحب گوندل ۲۴/۱ دارالصدر شمالی ربوہ : ۳۰۰ "

۲۶۔ " قاضی عبدالکریم صاحب پشاور شہر۔ : ۳۰۰ "

۲۷۔ " چوہدری ظہور احمد صاحب چک ۱۲۷ ر ب بہلولپور ضلع فیصل آباد : ۳۰۰ "

۲۸۔ " " نصر اللہ خان صاحب ولد چوہدری محمد دین صاحب مرحوم چک ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ : ۳۱۰ "

۲۹۔ " " ناصر احمد صاحب چک ۱۲۷ ر ب بہلولپور ضلع فیصل آباد : ۵۰۰ "

۳۰۔ " " عطاء اللہ صاحب " " " " " : ۵۰۰ "

۳۱۔ " خان میر خان صاحب مرحوم منجانب پسر مکرم حبیب اللہ خان صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ : ۳۰۰ "

۳۲۔ " چوہدری غوث محمد صاحب، خنگل امام شاہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ : ۳۱۳ "

۳۳۔ " راجہ زین العابدین صاحب ولد حکیم میاں سراج دین صاحب ۳۷/۵ دارالبرکات ربوہ : ۳۰۰ "

۳۴۔ " گوہر دین صاحب مرحوم والہیہ امام بی بی صاحبہ مرحومہ منجانب پسر " صوفی کریم بخش صاحب زیرہ ہاؤس ربوہ : ۳۰۰ "

۳۵۔ مکرمہ زینب بی بی صاحبہ مرحومہ اہلیہ ماسٹر چوہدری بیرم خان صاحب مرحوم منجانب پسر داؤد خان صاحب گھٹیالیاں : ۳۱۳ "

۳۶۔ مکرم میاں محمد اسحٰق صاحب عابد دارالصدر شمالی ربوہ : ۳۰۰ روپے

۳۷۔ " صادق احمد ولد چوہدری مولا بخش صاحب دریا خاں مری ضلع نواب شاہ : ۳۰۰ "

۳۸۔ " محمد صدیق صاحب چک ۶۴۸ گ ب کوٹ غلام محمد ضلع فیصل آباد : ۳۱۳ "

۳۹۔ " چوہدری ناصر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پشاور شہر : ۳۰۰ "

۴۰۔ " محبوب الٰہی ایاز صاحب ولد فضل الٰہی صاحب تہال ضلع گجرات : ۳۳۰ "

۴۱۔ " محمود احمد صاحب سرگودھا شہر۔ : ۳۰۰ "

۴۲۔ " ڈاکٹر دلدار احمد صاحب دارالذکر فیصل آباد : ۳۰۰ "

۴۳۔ " صوبیدار حفیظ احمد صاحب ماڈل کالونی کراچی : ۳۰۰ "

۴۴۔ " ریاض احمد صاحب عظیم پورہ ڈرگ کالونی کراچی : ۳۰۰ "

۴۵۔ مکرمہ رحمت بی بی صاحبہ مرحومہ منجانب پسر حاجی شیخ عبدالغفور صاحب منڈی بوریوالہ ضلع وہاڑی : ۳۱۳ "

۴۶۔ مکرم نور دین صاحب کھوکھر ولد حسن دین صاحب " " " : ۳۱۵ "

۴۷۔ " میاں غلام محمد صاحب مرحوم و حاکم بی بی صاحبہ مرحومہ منجانب پسر " چوہدری شریف احمد صاحب شیخوپوری سابق درویش باٹا پور لاہور : ۳۰۰ "

۴۸۔ " " چھجو خان صاحب مرحوم سابق امیر سرڈھہ منجانب پسر " " رشید احمد صاحب ملتان : ۳۰۰ "

۴۹۔ " محمد رمضان خان صاحب مرحوم کوٹ بہادر جنگ منجانب پسر " عبدالرؤف خان صاحب ملتان : ۳۰۰ "

۵۰۔ " ملک شیر محمد صاحب مجوکہ ملتان چھاؤنی : ۳۰۱ "

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

خاکسار کے چھوٹے بیٹے عزیزم زاہد علی خالد کا نکاح ہمراہ عزیزہ سعدیہ نذیر بنت چوہدری نذیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بہاولپور مبلغ اکتیس ۳۱ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم رحمت اللہ خان صاحب شاہد مربی سلسلہ بہاولپور نے مورخہ ۹ اپریل ۱۹۸۴ء بروز پیر بمقام بہاولپور پڑھا۔ بندگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین!

(حاکم علی مصطفیٰ پارک۔ اوکاڑہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل
کے لئے :
ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور
۵۳ فیروزپور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور
فون ۴۱۰۶۱۷

ھو الناصر
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
الکریم جیولرز
ائیر کنڈیشنڈ
فون: ۶۸۵۵۱۱
بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹
پروپرائٹر: میاں عبداللطیف شاہ کوٹی
اینڈ سنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے بارے میں صدارتی آرڈیننس

مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کی شب صدر پاکستان نے جماعت احمدیہ کے بارے میں جو آرڈیننس جاری کیا ہے۔ روزنامہ "ڈان" کراچی نے اپنے ۲۸ اپریل ۱۹۸۴ء کے شمارہ میں صفحہ ۱ پر اس کا مکمل متن شائع کیا ہے۔ اس کا فوٹو "ڈان" کے شکریہ کے ساتھ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Ordinance on Qadianis: text

ISLAMABAD, April 27: The following is the text of the Ordinance:

Whereas it is expedient to amend the law to prohibit the Qadiani group, Lahori group and Ahmadis from indulging in anti-Islamic activities.

And whereas the President is satisfied that circumstances exist which render it necessary to take immediate action.

Now, therefore, in pursuance of the proclamation of the fifth day of July 1977, and in exercise of all powers enabling him in that behalf, the President is pleased to make and promulgate the following ordinance:

Part 1 — Preliminary

1) Short title and commencement — (1) This ordinance may be called the Anti-Islamic Activities of the Qadiani group, Lahori group and Ahmadis (Prohibition and Punishment) Ordinance, 1984; (2) It shall come into force at once.

2) Ordinance to override orders or decisions of courts:— The provisions of this ordinance shall have effect notwithstanding any order or decision of any court.

Part II — Amendment of the Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860)

(1) In the Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860), in chapter XV, after Section 298A, the following new sections shall be added, namely:—

298-B — Misuse of epithets, descriptions and titles, etc. reserved for certain holy personages or places: (1) Any person of the Qadiani group or the Lahori group (who call themselves 'Ahmadis' or by any other name) who by words, either spoken or written, or by visible representation:-

(a) Refers to, or addresses, any person, other than a caliph or companion of the holy Prophet Muhammad (Peace be upon him), as 'Ameer-ul-Momineen', 'Khalifa-tul-Momineen', 'Khalifa-tul-Muslimeen', 'Sahaabi' or 'Razi-Allah-Anho',

(b) Refers to, or addresses, any person, other than a wife of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him), as 'Ummul Momineen'.

(c) Refers to, or addresses, any person, other than a member of the family (Ahle Bait) of the holy Prophet Muhammad (peace be upon him), as Ahle Bait, or

(d) Refers to, or names, or calls, his place of worship as 'masjid', shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to three years, and shall also be liable to fine.

(2) Any person of the Qadiani group or Lahori group (who call themselves 'Ahmadis' or any other name) who by words, either spoken or written, or by visible representation, refers to the mode or form of call to prayers followed by his faith as 'Azan' or recites Azan as used by the Muslims, shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to three years, and shall also be liable to fine.

(3) 298-C — Any person of the Qadiani group, or the Lahori group (who call themselves 'Ahmadis' or by any other name), who, directly or indirectly, poses himself as a Muslim, or calls, or refers to, his faith as Islam, or preaches or propagates his faith, or invites others to accept his faith, by words, either spoken or written, or by visible representations, or in any manner whatsoever outrages the religious feelings of Muslims, shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to three years, and shall also be liable to fine.

Part III — Amendment of the Code of Criminal Procedure, 1898 (Act XLV of 1898).

(4) Amendment of Section 99-A, Act V of 1898:- In the code of Criminal Procedure, 1898 (Act V of 1898), hereinafter referred to as the said code, in section 99-A, in sub-section (1):

(a) After the words and comma 'of that class', the words, figures, brackets, letter and commas "or any matter of the nature referred to in Clause (J,J) of sub-section (1) of section 24 (24) of the West Pakistan Press and Publications Ordinance, 1963," shall be inserted, and

(b) After the figure and letter '295-A', the words, figures and letters 'or section 298-A or section 298-B or section 298-C' shall be inserted.

(5) Amendment of Schedule 11, Act V of 1898:- In the said code, in Schedule II, after the entries relating to section 298-A, the following entries shall be inserted, namely:-

2	3	4	5	6	7	8
B — Misure of epthets, descriptions and titles, etc, reserved for certain holy personages or places.	Ditto	Ditto	Not bailable	Ditto	Imprisonment of either description for three years, and fine.	Ditto
C — Person of Qadiani group, etc, calling himself a Muslim or preaching or propagating his faith.	Ditto	Ditto	Ditto	Ditto	Ditto	Ditto

Part IV — Amendment of the West Pakistan Press and Publications Ordinance, 1963 (W.P. Ordinance No. XXX of 1963)

(6) Amendment of Section 24, West Pakistan Ordinance. No. XXX of 1963 — In the West Pakistan Press and Publications Ordinance, 1963 (W.P. Ordinance No. XXX of 1963), in section 24, in sub section (1) after clause (J) the following new clause shall be inserted, namely:

(JJ) are of the nature referred to in section 298-A. Section 298-B or section 298-C of the Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860), Or.—APP

رہائشی منصوبہ
مجید ٹاؤن
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
باقاعدہ منظور شدہ
ہر نقص سے پاک
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا ربوہ

لاہور اور راولپنڈی کیلئے
ایئرکنڈیشنڈ ویگنوں میں آرام دہ سفر کے لیے
نیو خان روڈ رنرز سے رجوع فرمائیں
المصوا ایجنسی گول بازار ربوہ فون P.P555

Asthma Course دمہ کورس 60/- روپے
T. B. Course ٹی بی کورس فی کورس 50-00 روپے
مزمن امراض کے کورسز اور کیورز کا لٹریچر فری
ریسپائریٹری کیور سنٹرز
لاہور: کیور ٹیو سٹورز اینڈ پیتھ سنٹر اچھرہ شاپنگ سنٹر
لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال
لاہور: بزی بی کیمسٹ کمرشل بلڈنگ مال روڈ چوک انارکلی
لاہور: خان برادرز میڈیکل اینڈ جنرل سٹورز نزد بہر چوک مغلپورہ
لاہور: افضل میڈیکل سٹور چوک یتیم خانہ ملتان روڈ
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
ہر ضلع میں ریسپائریٹری کیور سنٹر کھولنے کیلئے باحیثیت پارٹیاں رجوع فرمائیں
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون 606-607

انشاء اللہ العزیز
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ چوک دارالرحمت زید کا
جو مستقل طور پر کام کر رہا ہے
یکم ۱۵-۱۶ مئی کو حاضر ہوں گے
منیجر مشہور دواخانہ چوک
نارووال مریدکے روڈ ضلع سیالکوٹ

نفیس واشنگ پاؤڈر
عمدہ اور نفیس دھلائی کے لئے نفیس واشنگ پاؤڈر کا استعمال کریں۔ جو اور واشنگ پاؤڈروں سے نصف سے بھی کم قیمت پر صرف -/18 روپے فی کلو دیوکہ کے دکانداروں سے دستیاب ہے۔ دوکاندار حضرات ایجنسی ریٹ پر حاصل کرنے کے لئے ہم سے رابطہ کریں!
سول ڈسٹری بیوٹر: المحمود: اقصیٰ روڈ ربوہ

نعیم جنرل سٹور
مین بازار شیخوپورہ
پیڈ پیڈس
عمدہ اور اچھی کوالٹی